روزنامہ

ہفتہ 9 مئی 2015ء 19 رجب 1436 ہجری 9 ہجرت 1394 ہش

001
106

خوب سنوار کر تلاوت کر

اے حامل قرآن! خوب سنوار کر قرآن کریم کی تلاوت کر، اللہ تعالیٰ تجھے حسن عطا فرمائے گا اور اسے انسانوں سے داد پانے کیلئے خوبصورتی سے ادا مت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تجھے عیب دار کر دے گا۔ حافظ قرآن کو چاہئے کہ رات کے وقت جب دوسرے لوگ سو رہے ہوں تو وہ ان سب سے زیادہ رات کو طویل قیام کرے اور جب دوسرے لوگ خوشیاں منا رہے ہوں تو حزن کی حالت میں سب سے زیادہ طویل تلاوت کرے۔

(کنزالعمال جلد1 صفحہ 622، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، باب السابع فی تلاوۃ القرآن و فضائلہ، الفصل الثالث فی آداب التلاوۃ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سورۃ فاتحہ کی ظاہری خوبیاں

''یہی وجہ بے نظیری کی سورۃ فاتحہ میں بلکہ قرآن شریف کے ہر یک حصہ اقل قلیل میں کہ جو چار آیت سے بھی کم ہو پائی جاتی ہیں پہلے ظاہری صورت پر نظر ڈال کر دیکھو کہ کیسی رنگینی عبارت اور خوش بیانی اور جودت الفاظ اور کلام میں کمال سلاست اور نرمی اور روانگی اور آب و تاب اور لطافت وغیرہ لوازم حُسنِ کلام اپنا کامل جلوہ دکھا رہے ہیں۔''
(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 8)

سورۃ فاتحہ کی باطنی خوبیاں

''باعتبار باطن کے اس میں یعنی سورۃ فاتحہ میں یہ خواص ہیں کہ وہ بڑی بڑی امراض روحانی کے علاج پر مشتمل ہے اور تکمیل قوت علمی اور عملی کے لیے بہت سا سامان اس میں موجود ہے اور بڑے بڑے بگاڑوں کی اصلاح کرتی ہے اور بڑے بڑے معارف اور دقائق اور لطائف کو جو حکیموں اور فلسفیوں کی نظر سے چھپے رہے اس میں مذکور ہیں۔ سالک کے دِل کو اس کے پڑھنے سے یقینی قوت بڑھتی ہے اور شک اور شبہ اور ضلالت کی بیماری سے شفا حاصل ہوتی ہے۔''
(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 9)

سورۃ فاتحہ کی بزرگ خاصیت

''سورۃ فاتحہ اور قرآن شریف میں ایک اور خاصہ بزرگ پایا جاتا ہے کہ جو اسی کلام پاک سے خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کو توجہ اور اخلاص سے پڑھنا دِل کو صاف کرتا ہے اور ظلمانی پردوں کو اٹھاتا ہے اور سینے کو مُنشرح کرتا ہے اور طالبِ حق کو حضرتِ احدیت کی طرف کھینچ کر ایسے انوار اور آثار کا مورد کرتا ہے کہ جو مقربان حضرتِ احدیت میں ہونی چاہئے اور جن کو انسان کسی دوسرے حیلہ یا تدبیر سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتا۔''
(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 11)

سورۃ فاتحہ ایک معجزہ ہے

''سورۃ فاتحہ تو ایک معجزہ ہے اس میں اَمَر بھی ہے، نہی بھی ہے پیشگوئیاں بھی ہیں۔ قرآن شریف تو ایک بہت بڑا سمندر ہے۔ کوئی بات اگر نکالنی ہو تو چاہئے کہ سورۃ فاتحہ میں بہت غور کرے کیونکہ یہ امّ الکتاب ہے اس کے بطن سے قرآن کریم کے مضامین نکلتے ہیں۔''
(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 17)

دوزخ سے بچنے کا ذریعہ

''سورۃ فاتحہ کی سات آیتیں اسی واسطے رکھی ہیں کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ پس ہر ایک آیت گویا ایک دروازہ سے بچاتی ہے۔''
(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 18)

دعائے سورۃ فاتحہ میں تمام بنی نوع انسان کو شامل رکھے

''اس (سورۃ) میں تین لحاظ رکھنے چاہئیں۔ (1) ایک یہ کہ تمام بنی نوع انسان کو اس میں شریک رکھے۔ (2) تمام مسلمانوں کو (3) تیسرے اُن حاضرین کو جو جماعت نماز میں داخل ہیں۔ پس اس طرح کی نیت سے کل نوع انسان اس میں داخل ہوں گے اور یہی منشاء خدا تعالیٰ کا ہے۔''
(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 22)

نئی حکومتی پابندیاں

اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت پنجاب نے روحانی خزائن جلد 1 تا 23، روزنامہ الفضل اور کئی جماعتی رسائل پر پابندی لگادی ہے۔
(روزنامہ دنیا 8 مئی 2015ء)

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے لئے بہتر سامان پیدا فرمائے۔

حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل کی صاحبزادی محترمہ سیدہ امۃ الرفیق پاشا صاحبہ کی وفات

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل کی صاحبزادی محترمہ سیدہ امۃ الرفیق پاشا صاحبہ اہلیہ مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب مرحوم مورخہ 6 مئی 2015ء کو بوقت صبح 10:15 بجے اپنے بیٹے مکرم ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا صاحب کے گھر میں بعمر 80 سال وفات پاگئیں۔

آپ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل اور حضرت امۃ اللطیف بیگم صاحبہ کے ہاں مورخہ 18 فروری 1935ء کو پیدا ہوئیں۔ مرحومہ حضرت ڈاکٹر میر صاحب کی اولاد میں آٹھویں نمبر پر تھیں۔ آپ کل سات بہنیں اور تین بھائی تھے۔

آپ بی اے عربی میں پنجاب یونیورسٹی میں اول پوزیشن لے کر گولڈ میڈل کی حقدار قرار پائیں۔ جبکہ ایم۔اے عربی میں پنجاب یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ آپ کی شادی محترم سید حضرت اللہ پاشا صاحب کے ہمراہ مورخہ 5 نومبر 1961ء کو ہوئی۔

آپ کا رشتہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خود محترم سید حضرت اللہ پاشا صاحب سے کروایا اور محترم پاشا صاحب کے سرپرست حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مقرر ہوئے۔

باقی صفحہ 8 پر

62 ویں تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس

(زیرانتظام نظارت تعلیم القرآن)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم القرآن کو مورخہ 12 تا 21۔اپریل 2015ء اس سال کی پہلی اور مجموعی طور پر 62 ویں تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

سال میں تین مرتبہ ان کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس بار صوبہ پنجاب اور آزاد کشمیر کے 24 اضلاع سے 65 نمائندگان نے اس کلاس میں شرکت کی۔ طلباء کی تدریس کے لئے دفتر صدر عمومی ربوہ کے بالائی ہال، اوران کے قیام وطعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔

اس کلاس میں چار پیریڈز رکھے گئے تھے جس میں 1۔ناظرہ وتجوید القرآن، حفظِ قرآن 2۔ترجمۃ القرآن 3۔عربی گرائمر اور عام عربی بول چال شامل ہیں 4۔مرکز سلسلہ میں اہم اداروں کے تعارف کا ایک پیریڈ بھی تھا جس میں طلباء کو مرکز میں موجود کئی دفاتر اور اداروں سے واقفیت دلائی گئی، اس میں مختلف صیغہ جات کے افسران یااُن کے نمائندہ تشریف لاکراپنے صیغے کا تعارف کرواتے رہے۔ اس میں طلباء کوسوالات کا بھی وقت دیا جاتا رہا۔

کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم محمد افضل فہیم صاحب استاذ جامعہ احمدیہ، مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ احمدیہ اور مکرم حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نظارت تعلیم القرآن نے سرانجام دیئے۔

روزانہ نماز مغرب کے بعد ایک خصوصی نشست ''صحبت صالحین'' میں سلسلہ کے علماء اور بزرگان سے ملاقات کروائی جاتی رہی۔طلباء کو زیارت مرکز کے حوالے سے خلافت لائبریری، نمائش سرائے مسرور، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید اور بیوت الحمد پارک کا Visit کروایا گیا۔طلباء کے لئے روزانہ بعد نماز عشاء اسباق دہرانے کے لئے ایک گھنٹہ کے لئے سٹڈی ٹائم رکھا گیا تھا۔

اس تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس کی افتتاحی تقریب مورخہ 12۔اپریل 2015ء کو دفتر صدر عمومی ربوہ کے بالائی ہال میں منعقد ہوئی۔محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے خطاب اور دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح کیا۔اس کلاس کے دوران مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم کروائے گئے۔

مورخہ 20۔ اپریل کو طلباء کا امتحان لیا گیا۔ تجوید القرآن، ترجمۃ القرآن اور عربی گرائمر کا امتحان تحریری، جبکہ حفظ کا ٹیسٹ زبانی تھا۔

اس کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ 21۔اپریل 2015ء کو دارالضیافت میں منعقد ہوئی۔تقریب میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم حافظ مسرور احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔تحریری امتحان میں مکرم ارسلان احمد ضلع وہاڑی اول، مکرم عباداللہ صاحب ضلع حافظ آباد دوم اور مکرم شہباز اکبر صاحب ضلع خانیوال سوم رہے۔

اور پھر اپنے خطاب میں انہوں نے کلاس میں شریک طلباء کو تعلیم قرآن کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات کے مطابق قرآن کریم صحیح تلفظ سے سیکھنے، پڑھنے اور آگے جماعتوں میں بھی دیگر افراد کو سکھانے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔دعا کے بعد مہمانان اور طلباء کو الوداعی ظہرانہ دیا گیا۔

نظارت تعلیم القرآن کی طرف سے کلاس میں شامل ہونے والے تمام طلباء کو سند شرکت، وقفِ عارضی فارم، رپورٹ فارم، پمفلٹس اور سٹیکرز پر مشتمل ایک ایک پیکٹ دیا گیا۔کلاس کے شرکاء کو توجہ دلائی گئی کہ اگلے ماہ مئی سے اپنی جماعتوں میں تعلیم القرآن کے سلسلہ میں اپنی مساعی پر مشتمل کارگزاری رپورٹ اور امسال سفارشات شوریٰ کے مطابق وقف عارضی کی بابرکت تحریک پر عمل درآمد کے لیے تمام شاملین وقف عارضی کرکے اس کی رپورٹ مرکز ارسال کریں۔

اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے، تمام شاملین کو اور ہم سب کو بھی باقاعدگی سے قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اوراس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

انسٹیٹیوٹ فار سپیشل ایجوکیشن کا پروگرام

Celebrating the Angels

نظارت تعلیم ربوہ کے تحت نومبر 2013ء کو ربوہ میں پہلی دفعہ سپیشل بچوں کے لئے ایک ادارے انسٹیٹیوٹ فار سپیشل ایجوکیشن کا قیام عمل میں آیا۔اس ادارے کا مقصد ذہنی وجسمانی لحاظ سے معذور بچوں کو تعلیم فراہم کرنا اور انہیں معاشرے کا مفید وجود بنانا ہے۔

اسی مقصد کے حصول اور معذور سپیشل بچوں کے متعلق شعور اجاگر کرنے کے لئے مورخہ 21۔اپریل 2015ء کو نصرت جہاں کالج (دارالرحمت وسطی) کے آڈیٹوریم میں انسٹیٹیوٹ فار سپیشل ایجوکیشن میں زیر تعلیم سپیشل بچوں کی کارگزاری پر مشتمل CELEBRATING THE ANGELS کے نام سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔

21۔اپریل 2015ء کا دن مرد حضرات کے لئے مختص تھا۔اس پروگرام کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔ جبکہ 22۔اپریل 2015ء کا دن خواتین کے لئے مقرر تھا۔اس پروگرام کی مہمان خصوصی محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تھیں۔

ان پروگرامز کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ اسی ادارے کے ایک سپیشل طالب علم نے کی۔تلاوت کے علاوہ سپیشل بچوں نے نظم، قصیدہ اور ٹیبلوز بھی پیش کئے۔جس سے مہمانان کرام میں ان بچوں کا احساس اجاگر ہوا۔اسی احساس کی آگاہی کے لئے سپیشل سکول کے بارہ میں ایک ڈاکیومنٹری بھی مہمانان کرام کو دکھائی گئی۔ اس دستاویزی پروگرام میں اس ادارے کا تعارف، سپیشل بچوں کے مسائل اوران کا حل، میڈیکل امداد اور خاص طور پر فزیوتھراپی، والدین کے تاثرات اور انسٹیٹیوٹ کے مختلف شعبہ جات کے تحت ہونے والی مساعی پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

مرد حضرات کی تقریب کا اختتام مکرم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی جبکہ خواتین کی تقریب کا اختتام مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کے خطابات اور دعا سے ہوا۔ بعد ازاں سپیشل بچوں کی طرف سے ایک نمائش کا انعقاد کیا گیا تھا۔اس نمائش میں سپیشل بچوں نے اپنی ٹیچرز کی مدد سے خوبصورت اشیاء بنائی تھیں۔جس کو تمام مہمانان کرام نے بہت سراہا۔بعد میں مہمانوں کی تواضع بھی کی گئی۔

مورخہ 21۔اپریل 2015ء کی شام کو سپیشل بچوں کی فیملیز کے لئے ایک مینا بازار کا انعقاد بھی کیا گیا۔جس میں کھانے پینے کے سٹالز موجود تھے۔اسی طرح سپیشل بچوں کے لئے Jumping Castle، میجک شو اور Mascops کا انتظام بھی کیا گیا۔جس سے تمام بچے بہت محظوظ ہوئے۔ان تمام پروگراموں میں سپیشل بچوں کے دیگر بہن بھائی بھی شامل تھے۔

ان تقاریب میں شرکت کرنے والے مرد حضرات کی تعداد تقریباً 150 اور خواتین کی تعداد 150 سے زائد تھی جبکہ خواتین کے ساتھ آنے والے بچوں کی تعداد اس کے علاوہ تھی۔ پروگرام میں شریک ہونے والے سپیشل سکول کے بچوں کی تعداد 40 تھی۔ اللہ تعالیٰ انسٹیٹیوٹ کی انتظامیہ کو اس خوبصورت پروگرام کے انعقاد پر جزائے خیر عطا فرمائے اوراپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔

(رپورٹ: ایف شمس)

☆..........☆..........☆

غزل

عشق نے میزان میں سود و زیاں تولا نہیں
ہاں کوئی منصور سولی پر بھی چپ رہتا نہیں

جس نے مجبوراً وطن چھوڑا کبھی اس سے سنو
ہر مسافر درد ہجرت آشنا ہوتا نہیں

غم کا بادل ٹوٹ کر اس دل پہ برسا تھا کبھی
صبر کا دریا کناروں سے مگر چھلکا نہیں

دامن دل سے لپٹ جاتے ہیں جگنو یاد کے
لوگ کچھ ایسے ہیں جن کو میں کبھی بھولا نہیں

سچ کی خاطر لاکھ کوئی دار پر کھینچے ندیم!
سامنے باطل کے ہرگز سر مرا جھکتا نہیں

انور ندیم علوی

شفیق باپ، مہربان مربی، بہترین دوست اور ہمدرد رہنما

حضرت مصلح موعود کی پیاری پیاری یادیں

آپ ہر وقت محبت و پیار بانٹتے مگر تربیت کے پہلوؤں کو نظرانداز نہ کرتے تھے

محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ

﴿قسط اول﴾

اس شفیق ہستی کی یادیں اور باتیں پیش کر رہی ہوں جس کے جانے کا کبھی خیال بھی نہیں آیا تھا اور جس کے چلے جانے کے بعد پھر آج تک یہی محسوس ہوتا ہے جیسے سر پر سایہ نہ ہو۔

۞ میں بہت چھوٹی تھی قادیان کی بات ہے۔اماں جان کے صحن میں جہاں گھڑے رکھے جاتے تھے وہاں کھیل رہی تھی اس سے دو سٹیپ اوپر ایک اور صحن کا حصہ ہے جہاں سے چند سیڑھیاں چڑھ کر دوسرے گھروں میں جاتے ہیں اس اوپر کے حصہ میں ابا جان ٹہل رہے تھے اتنے میں مکرم جلال الدین شمس صاحب کی بیوی اپنی بیٹی جمیلہ کے ساتھ آئیں اور ابا جان کو سلام کر کے ان سے باتیں کرنے لگیں اس کے بعد ابا جان نے مجھے کہا کہ (ان کی بیٹی کے متعلق) کہ اس سے دوستی کرو یہ تمہاری بہن ہے یہ تمہارے ایک مجاہد بھائی کی بیٹی ہے۔اس طرح ایک اور بار میں اسی جگہ کھیل رہی تھی اور ابا جان بھی اسی طرح ٹہل رہے تھے تو خیر النساء اپنی والدہ کے ساتھ آئیں۔اس کے والد غالباً سنگاپور میں مربی تھے اس کے بارہ میں بھی یہی الفاظ مجھے کہے اس کے بعد سے میری ان سے دوستی ہوگئی۔

شفقت ہی شفقت

۞ میں چھوٹی تھی قادیان میں ہی میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے صحن میں کھیل رہی تھی کہ کسی بچے نے ملازم کو بھیجا کہ فٹ بال دکھانے کے لئے لائے خریدنے ہیں۔وہ ملازم بہت سارے فٹ بال لے آیا سب نے اپنی اپنی پسند کا فٹ بال لے لیا۔میں نے بھی ایک فٹ بال لے لیا جو چھ روپے کا تھا۔سب بچوں نے فٹ بال واپس بھیج کر اس میں ہوا بھروائی میرے پاس چھ روپے تھے جو میں نے امی کے پاس رکھوائے تھے امی سے پیسے لینے گئی تو انہوں نے کہا کہ میری اجازت کے بغیر کیوں لیا ہے واپس کر دو۔جب میں نے واپس کیا تو اس نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ اب ہوا بھری جا چکی ہے اب واپس نہیں ہوگا۔میں سخت پریشان، سیدھی ابا جان کے دفتر گئی۔دروازہ کھٹکھٹایا ابا جان خود دروازے پر آئے۔میں نے ان کو ساری بات بتائی انہوں نے مجھے پیسے دئے اور کہا اب تو میں دے رہا ہوں آئندہ اپنی ماں کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کرنا۔

۞ قادیان میں میرے بچپن میں ابا جان نے میرے لئے دو نظمیں لکھی تھیں ایک طوطے والی ایک چڑیا کی غالباً دونوں چھپ چکی ہیں اس کے بعد میرے لئے نظم لکھنی شروع کی چند اشعار کے بعد وہ نظم اس طرح مکمل کی کہ جماعت کے بچوں کے لئے ہوگئی۔کلام محمود میں موجود ہے۔

۞ مجھے پہیلیاں بوجھنے کا بہت شوق تھا۔ ابا جان نے میرے لئے بہت سی پہیلیاں بنائیں۔ اس مقابلہ میں بڑی پھوپھی جان نواب مبارکہ بیگم بھی شامل ہوگئیں وہ سب میرے پاس ایک کاپی میں لکھی تھیں۔ربوہ میں کچے مکانوں سے پکے قصر خلافت میں منتقل ہوتے ہوئے وہ کاپی گم ہوگئی صرف ایک پہیلی یاد رہ گئی۔

پنجرے میں ایک چڑیا الٹی لٹک رہی تھی سر کو پٹک رہی تھی
پنجرے کو جو بھی توڑے ظالم وہ کہلوائے اور اپنا سر کٹوائے
(جواب: دل)

۞ ربوہ کچے مکانوں کی بات ہے۔میں نے ابا جان کو سکول سے آ کر کہا جب ہماری کلاس صحن میں ہوتی ہے (سردیوں میں) تو چند اینٹیں ہوتی ہیں۔جو لڑکیاں جلدی جلدی لے کر اس پر بیٹھ جاتی ہیں باقی لڑکیاں اکڑوں بیٹھتی ہیں۔میں تو نہیں بیٹھ سکتی مجھے تکلیف ہوتی ہے۔کہنے لگے زمین پر بیٹھ جایا کرو اکڑوں نہیں بیٹھنا لڑکیوں کے لئے مضر ہوتا ہے۔

بچوں سے تعلق

۞ قادیان میں ایک دن برسات کے موسم میں سب گھروں میں کہلوا دیا کہ فلاں وقت ام ناصر کے گھر سب لوگ جمع ہو جائیں جس کے پاس جو بھی سرخ رنگ کا کپڑا ہو وہ پہن کر آئے۔ خیر سب وقت پر پہنچ گئے بڑے چھوٹے سب وہاں دو میزیں پڑی تھیں جن پر برف کی سلوں کے اندر چوسنے والے آم تھے۔جب سب جمع ہوگئے تو ابا جان نے آم چوسا اس کے بعد یہ سلسلہ شروع ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد یہ کہہ کر کہ میں تو دفتر جا رہا ہوں تم لوگ انجوائے کرو۔

۞ قادیان سے سردیوں میں ہم پالم پور گئے۔ وہاں ہر طرف برف پڑی ہوئی تھی۔ایک دن بڑے بچے سب لکن میٹی یا پکڑن پکڑائی کھیل رہے تھے گھر سے باہر۔گھر کے اندر سے ابا جان نکلے کہنے لگے میں بھی کھیلوں گا۔خیال بھی نہیں رہا کہ برف پڑی ہوئی ہے ایک دم جو بھاگے تو برف پر پاؤں پھسل گئے اور پھسلتے ہوئے دور تک گئے۔سب کھیل چھوڑ کر بھاگے اور ابا جان کو اٹھایا۔

۞ ڈلہوزی میں اپنی کوٹھی بیت الفضل میں تھے (سن مجھے یاد نہیں) بڑی سخت بارش ہو رہی تھی تو کسی نے آکر اطلاع دی کہ آپا سلام بنت (حضرت میاں بشیر احمد صاحب) کے بچوں پر بجلی گری ہے سیر کے لئے گئے ہوئے تھے ڈلہوزی سے باہر۔ابا جان جس طرح سلیپروں میں تھے اسی طرح دوڑے ساتھ پہریدار چل پڑے۔ایک آدمی نے جلدی سے ابا جان کے بوٹ لئے۔وہاں جا کر پتہ چلا کہ بارش سے بچنے کے لئے لوگ ایک شیڈ کے اندر چلے گئے تھے قریب ہی کہیں بجلی گری تھی۔کڑاکا اس قدر شدید تھا کہ آپا قدسیہ جن کا دل کمزور تھا اس کڑاکے کو برداشت نہیں کر سکیں اور ان کا دل بند ہوگیا جس کا ابا جان کو بہت افسوس ہوا۔اب یہ یاد نہیں کہ ان لوگوں کے ساتھ ابا جان بھی قادیان گئے تھے یا نہیں۔

۞ ربوہ کچے مکانوں میں ہی ابا جان نے عربی کہانیوں کی کتابیں منگوائیں۔ایک دن مجھے کہنے لگے کہ آؤ میں تمہیں عربی پڑھاؤں۔ پتلی پتلی کتابیں تھیں ایک ایک کہانی کی۔ مجھے ایک کتاب لفظی ترجمہ کر کے پڑھائی میں نے کہا یہ مجھے آگئی ہے اب دوسری پڑھائیں۔ کہنے لگے کل جب تم مجھے یہ سنا دو گی تو اگلی پڑھاؤں گا۔اس وقت ذہن بہت تیز تھا۔اگلے دن پوری کتاب میں نے ترجمہ کے ساتھ پڑھ کر سنا دی۔ابا جان نے اگلی کتاب پڑھائی۔اسی طرح یہ سلسلہ کئی دن چلتا رہا۔ پھر ابا جان کی مصروفیت کی وجہ سے بند ہوگیا۔

۞ ابا جان نے امی اور مہر آپا کو ٹوٹو لے کر دی اور ہمیں خود نشانہ لگانا سکھایا۔مجھے بہت شوق تھا میں امی کی ٹوٹو پر نشانہ کی پریکٹس کرتی تھی۔گولیاں ابا جان سے لیتی تھی۔ہر روز کی پانچ گولیاں دیتے تھے۔ مجھے کہا تھا کہ جس دن چڑیا مارو گی۔ہر چڑیا پر پانچ گولیاں ملیں گی۔میں نے بہت دفعہ چڑیا مار کر مزید گولیاں لیں۔

۞ ربوہ کچے مکانوں میں ہی، ابا جان کے پاس تحفہ کے طور پر دو کتے لائے گئے کہ بہت اعلیٰ نسل کے ہیں۔ابا جان نے کہا ان کو روٹی تم ڈالو گی۔ابا جان نے گھر کی چھت پر ایک کمرہ اور صحن بھی تھا۔صحن کے ایک طرف کتے باندھے گئے۔ کتے چھوٹے تھے میں کتوں سے بہت ڈرتی ہوں۔ حکم تھا ماننا پڑا۔میں دور ہی سے روٹی کے ٹکڑے کر کے پھینکتی تھی۔وہ قریب آکر میرے پیروں میں لوٹنا چاہتے تھے میں چیخیں مارتی تھی۔ابا جان کو دیکھ کر ان کے پیروں میں بھی لوٹتے تھے۔میرے ڈرنے سے ابا جان مجھے سمجھاتے تھے کہ تمہیں کاٹیں گے نہیں اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ انہیں تم کھانا دیتی ہو۔پھر کسی غیر نے ابا جان سے وہ کتے مانگ لئے اور میں نے شکر کیا۔

بچوں کے کھانے پینے کا خیال رکھتے

۞ میں کچھ نہیں کھاتی تھی۔ناشتہ تو بالکل نہیں کرتی تھی۔گرمیوں میں چوبیں گھنٹوں میں سکول سے آکر دو چھوٹی ککڑیاں یا ایک بڑی ککڑی کھاتی تھی۔امی نے ابا جان کو کہا، ابا جان نے مجھے کہا کہ جب مجھے یہ پتا چلے گا کہ تم نے کھانا کھا لیا ہے تب تمہیں ککڑی کھانے کو ملے گی (مجھے ککڑیاں بے حد پسند تھیں) مجبوراً میں نے دوپہر کو کھانا کھانا شروع کر دیا۔

۞ میں کسی قسم کا شربت وغیرہ نہیں پیتی تھی۔ ایک دفعہ ساؤتھ افریقہ سے کوئی شخص ابا جان کے لئے اوریج سکاش لایا جس میں موٹی موٹی اورنج کی تریاں بھی تھیں ابا جان نے مجھے زبردستی پلایا۔مجھے بے حد پسند آیا۔ابا جان نے مجھے دے دیا۔اس کے بعد جب بھی وہ آتا تھا مجھے دے دیتے۔بعض لوگوں کو ناگوار گزرا کہ یہ آپ صرف متین کو دیتے ہیں کہنے لگے تم لوگ سب کچھ پی لیتے ہو وہ اور کوئی چیز نہیں پیتی اس لئے اسے دیتا ہوں۔

۞ ایک بار کچے مکانوں میں تحریک جدید کے چندہ ادا کرنے اور کم کرنے یا نہ کرنے والوں کی فہرست آئی۔اس میں امی کے نام کے آگے لکھا تھا کہ چندہ پورا نہیں ادا ہوا۔ابا جان نے دیکھا کہ چندے کا وعدہ بہت زیادہ تھا۔امی پر بہت ناراض ہوئے۔کہنے لگے میں تمہیں اتنی رقم ماہوار دیتا ہوں۔اتنی رقم کھانے کی مد میں۔اتنی نوکر کی تنخواہ، اتنی روشنی، جمعدار، ماشکی، دھوبی، دودھ کی مد میں اور تمہارا جتنا جیب خرچ ہے اگر کل رقم ملا کر سال کا خرچ جمع کر لو اس سے بھی زیادہ تم نے چندہ لکھوایا ہے۔اس لئے میں نے تمہارے چندہ کے اوپر لکیر ڈال دی ہے۔اب تحریک جدید کو لکھو کہ تمہارا چندہ اتنا کیا جائے اور آئندہ اپنے جیب خرچ کے حساب سے چندہ لکھوانا کیونکہ باقی مدیں تو اپنی چیزوں پر خرچ ہو جاتی ہیں۔

قناعت کا درس

۞ قادیان میں میں بہت چھوٹی تھی کہ کسی کو

باتیں کرتے میں نے سنا کہ ہماری ایک بہن نے میچنگ دوپٹہ نہ ہونے کی وجہ سے کسی اپنوں میں سے ہی ان کا ملتا ہوا دوپٹہ اوڑھ لیا۔ جس پر ابا جان نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اس وقت اتنا بچپن تھا کہ میں حیران ہوئی بلکہ بعد میں بھی جب اس بات کا خیال آتا تھا تو حیران ہوتی تھی۔ جب ذرا سی بڑی ہوئی پارٹیشن کے بعد (پوری سمجھداری کی عمر بھی نہیں تھی) تو خیال آیا کہ یہ قناعت کی طرف اشارہ ہے۔ جب ذرا اور بڑی ہوئی تو پوری طرح یہ بات دل میں گڑ گئی کہ یہ یقینی قناعت کی طرف اشارہ ہے۔ اس لئے امی بھی اگر کبھی کہتی تھیں کہ تمہارے اس جوڑے کے ساتھ میرا فلاں سویٹر ملتا ہے پہن لو تو میں یہی جواب دیتی تھی کہ نہیں جو آپ اپنی استعمال شدہ چیز یا نئی مستقل اپنے ہاتھ سے دیں گی وہ لوں گی ورنہ پہننے کے لئے نہیں۔

بچوں میں اعتماد پیدا کرتے

۞ جب پکے مکان بن گئے قصر خلافت بن گیا ہم شفٹ ہو گئے ابا جان اپنے پیسے اور چیک بک امی کے پاس رکھواتے تھے جب بھی امی لاہور اپوا کی میٹنگ کے لئے یا ڈاکٹر کو دکھانے جاتی تھیں۔ تو پیسے مجھے دیتے تھے کہ سنبھالو۔ اتنی بڑی رقم دیکھ کر میں سخت گھبراتی تھی۔ میں کہتی ابا جان کسی اور کے پاس رکھوا دیں لیکن کہتے تھے نہیں تمہارے پاس ہی رکھواتے ہیں تمہیں ذمہ داری کی عادت پڑے گی۔ میں سخت گھبراتی تھی میری الماری کو چھوٹا سا سرخ رنگ کا تالہ ہوتا تھا اس میں رقم رکھ کر سامنے کرسی پر بیٹھ کر پہریداری کیا کرتی تھی۔ جب امی واپس آتیں تو جان میں جان آتی۔

۞ ابا جان جب کبھی سفر میں جاتے تو خالی ہاتھ نہیں آتے تھے چاہے چھوٹا سا ہی تحفہ ہو۔ 53ء میں عدالتی بیانات کے سلسلہ میں ایک بار میں ساتھ نہیں گئی تو کسی سے منگوا کر میرے لئے سبز رنگ کی چوڑیاں لائے۔ جواب تک میرے پاس ہیں بہت سی ٹوٹ گئیں لیکن ابھی بھی کافی ہیں۔

بیویوں سے حسن سلوک

۞ ابا جان کو مہندی بہت پسند تھی۔ میں نے اکثر اپنی ماؤں کے مہندی لگے ہاتھ ہی دیکھے۔ مگر ابا جان کو ناک چھدوانا پسند نہیں تھا۔ اس لئے اپنی بیویوں کو ناک میں کچھ نہیں پہننے دیتے تھے یا اپنی پسند نا پسند کا اظہار کر دیا تھا جو وہ نہیں پہنتی تھیں حالانکہ ناک میں سوراخ موجود تھے۔ مگر اپنی کسی بیٹی یا بہو کو منع نہیں کیا کیونکہ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں تھا۔ یہ آپس میں میاں بیوی کا معاملہ تھا۔

۞ ابا جان کبھی کبھی بیویوں اور بیٹیوں میں کھانا پکانے کا مقابلہ کروا دیا کرتے تھے۔ پارٹیشن سے پہلے مجھے یاد ہے ہم ڈلہوزی میں راشنی کوٹھی میں ٹھہرے ہوئے تھے تو وہاں مقابلہ کروایا تھا۔ غالباً امی جان ہماری بڑی والدہ فرسٹ آئیں تھیں۔ اسی طرح ربوہ میں امی اور ابا جان نے سوس (Sauce) بنانے کا مقابلہ کیا۔ جب کھانے پر بیٹھے تو امی نے کہا میری ساس زیادہ اچھی ہے ابا جان نے کہا یقیناً تمہاری ساس زیادہ اچھی ہے۔ امی نے پھر کہا میری ساس آپ کی ساس سے زیادہ اچھی ہے۔ ابا جان نے کہا میں مانتا ہوں تمہاری ساس میری ساس سے زیادہ اچھی ہے۔ تیسری بار امی نے کہا میری ساس بہت زیادہ اچھی ہے ابا جان نے کہا اس میں کوئی شک نہیں تمہاری ساس سب دنیا کی ساسوں سے زیادہ اچھی ہے۔ اس پر میں بے اختیار بس ہنس پڑی ابا جان بھی مسکرا رہے تھے امی بھی سمجھ گئیں کہ ابا جان کا کیا مطلب ہے۔

۞ ربوہ کچے مکانوں میں ابا جان شکار کا لباس پہن کر شکار پر گئے (وہ آخری مرتبہ تھی جب شکار پر گئے) امی کی باری تھی کہہ کر گئے کہ شام سات بجے تک آ جاؤں گا غالباً سرگودھا کی طرف کسی جگہ گئے تھے آٹھ بج گئے، پھر نو پھر دس، پھر گیارہ میرا بھوک اور نیند سے برا حال تھا امی کا کہنا تھا کہ ابا جان جب واپس آئیں گے تو کھانا ملے گا میں دسترخوان پر بیٹھی نیند سے جھوم رہی تھی تقریباً رات ساڑھے گیارہ بارہ کے قریب آئے تو میری حالت دیکھ کر کہنے لگے۔ یہ بچی ہے اسے کھانا دے دینا تھا اس نے صبح سکول بھی جانا ہے۔ ابا جان یہی پسند فرماتے تھے کہ بچے ماں باپ کے ساتھ مل کر کھانا کھائیں اور ابا جان کے ساتھ ہماری تربیت کا دراصل یہی وقت ہوتا تھا۔

تربیت کے بعض دلچسپ انداز

۞ ربوہ کچے مکانوں میں ہی ایک دن سب گھر والوں کو بلایا وہاں گئے تو دیکھا کہ میزوں پر برف کی سلوں میں گنڈیریاں بھری ہوئی تھیں۔ سب کو کہا کہ اسے کھاؤ تم لوگوں کے لئے بنوائی ہیں۔

۞ ابا جان ہمیشہ نظر نیچی رکھتے تھے لگتا تھا آنکھیں آدھی بند ہیں اس میں بھی نامناسب بات یا نامناسب لباس کا فوراً پتہ چل جاتا تھا۔ کہتے تھے شریعت کے مطابق ہر فیشن کرو مگر جس چیز کی شریعت اجازت نہیں دیتی وہ نہیں کرنا۔ اتنی اونچی قمیص نہ ہو کہ ستر پوشی نہ ہو سکے۔ میری شادی سے پہلے بہت زیادہ لمبی قمیصوں اور بڑے بڑے پائنچوں کی شلواروں کا رواج تھا۔ میں بھی ویسا ہی پہنتی تو کبھی منع نہیں کیا بلکہ مذاق کرتے تھے کہ فلاں کی اماں لگ رہی ہو۔ ہاں بڑے گلے بڑے سخت ناپسند تھے کہتے تھے کہ اس میں ستر پوشی نہیں ہوتی۔

۞ ہم کبھی لاہور، کوئٹہ یا کراچی جاتے تھے تو جیب خرچ کے علاوہ وہاں خرچ کرنے کے الگ سے پیسے دیتے۔ لاہور میں دیتے تو کہتے یہ لاہوری ہے کوئٹہ میں دیتے تو کہتے کوئٹی ہے کراچی میں کراچی ہے کہتے تھے۔ ہم ایک دفعہ کراچی گئے تو مجھے کہا یہ تمہاری کراچی ہے پھر پوچھا کیا لو گی میں اس وقت غالباً بارہ سال کی تھی مجھے ساڑھی بہت پسند تھی۔ میں نے جواب دیا ساڑھی لینی ہے مجھے بہت شوق ہے کہنے لگے مجھے بھی لباس میں تنگ پاجامہ اور ساڑھی زیادہ پسند ہے بس اس بات کا خیال رکھنا کہ بلاؤز چھوٹا نہ ہو کہ پیٹ ننگا ہو اور بازو اتنے لمبے ضرور ہوں کہ کہنیاں ڈھکی ہوئی ہوں۔

۞ کراچی کے ذکر پر یاد آ گیا کہ پارٹیشن سے فوراً بعد ہم کراچی گئے۔ غالباً منوڑا جو نیوی کا ہیڈ آفس تھا وہاں انگریزوں کے زمانہ سے یہ حکم چل رہا تھا کہ کوئی کار وہاں نہیں جا سکتی۔ اس وقت بھی وہاں زیادہ تر انگریز ہی تھے۔ وہاں ایک احمدی افسر تھے انہوں نے ابا جان کو دعوت پر بلایا۔ پتہ نہیں کہاں تک اپروچ کی کہ ابا جان کے لئے کار کی اجازت مل گئی۔ ہم بڑی بوٹ یا چھوٹے شپ میں منوڑا گئے وہاں پہلی بار کار آئی تھی۔ میں امی اور غالباً ہماری بڑی والدہ امی جان بھی تھیں۔

۞ ایک بار ہم غالباً کوئٹہ جا رہے تھے پوری بوگی نہیں مل سکی تھی۔ تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے کمرے ملے تھے۔ کسی نہ کسی سٹیشن پر ہمارے کمپارٹمنٹ سے دوسرے کمپارٹمنٹ میں کوئی نہ کوئی پیغام جاتا رہتا تھا مگر ادھر سے کوئی پیغام نہیں آتا تھا میں اس وقت برقعہ نہیں پہنتی تھی (برقعہ میں نے بارہ سال کی ہوتے ہی پہن لیا تھا) ایک سٹیشن پر گاڑی نے کافی دیر رکنا تھا۔ مجھے ابا جان نے کہا جا کر اس کمپارٹمنٹ والوں کو کہو کہ

کبھی ہم میں تم میں بھی راہ تھی کبھی ہم میں تم بھی چاہ تھی
تمہیں یاد ہے سب ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مجھے اس وقت سے یہ شعر یاد ہے۔

ریلوے گارڈ کی شرارت

۞ اسی طرح کوئٹہ جا رہے تھے غالباً اسی سفر کی بات ہے۔ آپا موجن بھی ساتھ تھیں حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی بیٹی۔ وہ چند کمپارٹمنٹ چھوڑ کر پچھلے کمپارٹمنٹ میں تھیں۔ جمیل ابا جان کے کمپارٹمنٹ میں تھیں جس میں ہم بھی تھے راستہ میں اس کو ضد چڑھ گئی کہ میں نے آپا موجن کے پاس جانا ہے۔ ابا جان نے سمجھایا گاڑی ہر سٹیشن پر صرف دو منٹ ٹھہر رہی ہے۔ کسی بڑے سٹیشن پر تمہیں لے جاؤں گا۔ خیر ایک بڑا اسٹیشن آیا ابا جان نے پتہ کروایا وہاں گاڑی نے کافی وقت ٹھہرنا تھا۔ ابا جان جمیل کو لے کر اترے ہر سٹیشن پر جو پہریدار کمپارٹمنٹ کے ساتھ آ کر کھڑا ہو جاتا تھا وہ بھی ساتھ چلا۔ اس کو چھوڑ کر جب ابا جان واپسی کے لئے مڑے تو گارڈ نے شرارت کی اور گاڑی چلوا دی ڈرائیور نے بھی شرارت کی فوراً بے حد تیز گاڑی کر دی۔ میں باہر جھانک رہی تھی میں چیخی ابا جان رہ گئے ایک دم میں نے چھلانگ لگائی اور زنجیر کے ساتھ لٹک گئی۔ ابا جان دوڑ رہے تھے چند پہریداروں نے بھی چھلانگ لگا کر ابا جان کے ساتھ دوڑنا شروع کر دیا۔ گاڑی کی سپیڈ کافی تیز تھی۔ ایک پہریدار نے پاس سے گزرتے ہوئے ڈبے پر چڑھ کر زنجیر کھینچی۔ اتنی سخت زنجیر کا میں تصور بھی نہیں کر سکتی۔ اس طرف میں پوری زنجیر کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی ادھر پہریدار نے کوشش کی گاڑی آہستہ ہلکی ہوئی اور رک گئی۔ ابا جان جب ڈبے میں داخل ہوئے تو ہماری جان میں جان آئی گاڑی کافی دیر کھڑی رہی۔ سٹیشن ماسٹر سے جب پوچھا گیا کہ تم نے بہت وقت بتایا تھا کہ گاڑی اتنی دیر ٹھہرے گی اس نے بتایا کہ یہ سب گارڈ کی شرارت ہے۔

خدام سے شفقت

سفر میں اکثر لطیفے بھی ہوتے رہتے تھے۔ ایک سٹیشن پر ٹھہرے بہت سے لوگ مرد عورتیں اور بچے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ابا جان کھڑکی میں بیٹھے تھے مرد مصافحہ کرتے بیچ میں عورتیں گھس کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیتی تھیں۔ ابا جان کے منہ سے مسلسل یہ الفاظ نکل رہے تھے ''ہاتھ سے نہیں منہ سے''۔ اسی طرح ایک سٹیشن پر زیادہ دیر گاڑی کھڑی ہوئی تھی ابا جان نیچے اتر گئے اسی طرح مرد عورتوں اور بچوں کا ہجوم تھا جب کمپارٹمنٹ میں داخل ہوئے تو کہنے لگے دیکھو میرے کوٹ کی جیب میں کسی عورت نے کیا ڈال دیا ہے۔ میں نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو دیکھا کہ چپچپا ہو رہا ہے جب ابا جان کی جیب دیکھی گئی تو اس میں سے جلیبیوں کی تھیلی نکلی (اس وقت پلاسٹک کے لفافے نہیں ہوتے تھے صرف کاغذ کی تھیلی ہوتی تھی) اس نے کوٹ کی ساری جیب کو شیرے سے خراب کر دیا تھا۔ غالباً دوسرا کوٹ سامان سے نکال کر بدلوایا گیا۔ اور اس کوٹ کی جیب کو وقتی طور پر دھویا گیا۔

۞ ہم کوئٹہ سے سندھ جا رہے تھے حیدر آباد کے سٹیشن پر ہماری بوگی دوسری ٹرین کے ساتھ لگنی تھی اور کافی دیر ٹھہرنی تھی۔ کراچی کی جماعت حیدر آباد آئی ہوئی تھی۔ وہاں سب سے آگے ایک بزرگ کھڑے ہوئے تھے۔ ابا جان نیچے اترے اور ان کے آگے بالکل بچوں کی طرح سر جھکا دیا۔ انہوں نے دونوں ہاتھ آگے بڑھا کر ابا جان کا چہرہ پکڑ لیا کبھی سر پر پیار کرتے کبھی ماتھے پر کبھی دونوں گالوں پر ان کی عجیب حالت تھی۔ ابا جان بھی ان کے سامنے بچے بنے ہوئے تھے بعد میں پتہ چلا وہ عرفانی صاحب تھے جو انڈیا سے آئے تھے۔ جب ٹرین چلنے کو لگی تو انہیں کہا اب تو میں سندھ جا رہا ہوں وہاں سے کراچی آؤں گا انشاء اللہ پھر ملاقات ہوگی۔

رشتہ داروں سے تعلقات

۞ کراچی میں اماں جان کے عزیز ہوتے تھے جن کا تعلق حیدر آباد دکن سے تھا انہوں نے کبھی مخالفت نہیں کی۔ چچا سلیم بیگ، چچا رفیق بیگ اور چچا سلام بیگ (یہ حیدر آباد سندھ میں تھے) ہم کراچی گئے تو ابا جان نے چوہدری عبداللہ خان صاحب کو کہا میں ان سے ملنا چاہتا ہوں ان کا پتہ کروائیں۔ چوہدری صاحب نے ان کا پتہ کروایا اور کہا حضور آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ چچا رفیق بیگ آ گئے مگر چچا سلیم بیگ نے کہا کہ بے شک وہ آپ کی جماعت کے خلیفہ ہیں لیکن

میں ان کا چچا ہوں وہ رشتہ میں مجھ سے چھوٹے ہیں پہلے وہ ملنے آئیں پھر چاہے میں روزان سے ملنے آؤں۔ چوہدری صاحب نے پیغام ابا جان کو دے دیا۔ ابا جان نے کہا بے شک وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں پہلے ان سے ملنے جاؤں گا۔ پھر ابا جان امی (امی کا بھی اپنے ابا جان کی طرف سے وہی رشتہ بنتا تھا جو ابا جان کا تھا) اور مَیں چچا سلیم بیگ، چچا رفیق بیگ کے گھر گئے۔ پھر اکثر وہ لوگ آتے رہے۔ جب تک ابا جان کی بیماری نہیں شروع ہوئی۔ جب ابا جان بیمار ہوئے اور لندن جانے کے لئے کراچی جا کر ٹھہرے تو پھر وہ لوگ خود ہی آتے تھے۔ جب ہم حیدر آباد گئے تو چچا سلام بیگ کو ملنے بھی گئے۔ پھر انہوں نے دعوت پر بھی بلایا۔

پسند کا تحفہ دیتے

قصر خلافت ربوہ میں ایک دن مجھے بلایا اور دو بریف کیس میرے سامنے رکھے (انڈونیشیا سے آئے تھے) ایک سیاہ رنگ کا بڑا بریف کیس جس میں فائلوں وغیرہ کے خانے تھے ایک براؤن چھوٹا بریف کیس کروکوڈائل کی کھال کا بنا ہوا تھا۔ مجھے کہنے لگے ان میں سے ایک اپنے بڑے میاں کے لئے لے لو۔ (میرا رشتہ اس وقت نہیں ہوا تھا) مَیں نے براؤن پسند کیا تو کہنے لگے کہ میں بھی یہی چاہتا تھا دوسرا مبارک کو دوں گا اس کو فائل وغیرہ رکھنے کی سہولت رہے گی۔

قصر خلافت ربوہ میں مَیں جب کالج میں داخل ہوئی تو ابا جان کو کہا مجھے پین چاہئے کہنے لگے یہ رکھے ہیں جو پسند ہے لے لو۔ بہت سارے پین تھے مجھے ایک پسند آیا تو کہنے لگے میرا اس پر ہاتھ چلا ہوا ہے۔ مَیں ایک بہت قیمتی پین تمہیں دیتا ہوں۔ پھر اندر سے نکال کر ایک سیاہ رنگ کا کافی موٹا اور لمبا پین دیا اور کہا مَیں نے اس سے تفسیر کبیر لکھی تھی۔ جب ہم یورپ گئے تو سوئٹزرلینڈ کی ٹرین میں عین ہمارے سر کے اوپر سے کسی نے کرنسی ڈالر وغیرہ کا سمجھ کر وہ اٹیچی اٹھالیا۔ جہاں سے وہ اٹیچی اٹھایا گیا وہاں پہلے کرنسی والا اٹیچی بھی تھا۔ پتہ نہیں کس طرح ردو بدل ہوئی بہر حال بڑے نقصان سے بچ گئے۔ ابا جان شیخ ناصر صاحب پر بہت ناراض ہوئے کہ مَیں نے کہا تھا کہ ہر شخص اپنا اٹیچی اپنے ہاتھ میں رکھے مگر آپ نے اصرار کر کے اوپر رکھوا دئے کہ یہاں پاکستان کی طرح چوری چکاری نہیں ہوتی۔

خدمت دین کی لگن

قصر خلافت میں جب ہم تھے ایک دن وقار عمل تھا ابا جان گئے اور تھوڑی دیر کے بعد آ کر کہنے لگے بس ایک دو تگاریاں اٹھا کر آ گیا ہوں کہ مجھ سے اب ایسا زیادہ کام نہیں ہوتا تم لوگ کرو۔

رمضان کا احترام

ابا جان بیماری سے پہلے کچھ عرصہ سے کمزوریٔ صحت کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتے تھے ہماری ایک والدہ اپنی صحت کی وجہ سے خدمت نہیں کر سکتی تھیں انہوں نے امی کو کہا میری باری میں تم رہو گی۔ مَیں کھانا بھجوا دیا کروں گی اگر کبھی خود بھی آ سکی تو آ جاؤں گی۔ رمضان میں دوپہر کے کھانے پر اپنے ایک بیٹے کو بھی لے آئیں ابا جان کے چہرہ سے ہی پتہ چل گیا کہ ان کو سخت ناگوار گزرا ہے۔ ہمارے بھائی کے جانے کے بعد کہا اس کو کیوں لائیں۔ انہوں نے کہا اس کی طبیعت خراب تھی اس نے روزہ نہیں رکھا تھا اس لئے لے آئی۔ کہنے لگے آئندہ ایسا نہ ہو۔ اس طرح رمضان کا احترام ختم ہو جاتا ہے مجھے یاد ہے جب سے روزے رکھنے شروع کئے اور شوق میں بہت چھوٹی عمر میں شروع کر دیئے تھے جن دنوں روزے نہیں رکھنے ہونے تھے تو چھپ کر کھانا کھایا کرتے تھے کیونکہ یہی ہمیں بتایا گیا تھا۔ اس طرح بچوں کے لئے بھی باقاعدہ میز نہیں لگتی تھی۔ جہاں جس کا دل چاہا بیٹھ کر کھا لیا۔

حضرت مسیح موعود سے محبت

اسی طرح ربوہ میں ہم کھانے کی میز پر بیٹھے تھے ابھی ابا جان کا پانی نہیں آیا تھا ایک خاص حد تک ٹھنڈا صرف پی سکتے تھے اور پانی میں برف کی ڈلی تو بالکل برداشت نہیں تھی۔ لڑکی ابا جان کا پانی بنا رہی تھی۔ میں اپنے پانی سے ایک گھونٹ لے چکی تھی کھانا ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ باتیں ہو رہی تھیں ابا جان نے میرے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھایا امی نے بے اختیار کہا ''اونہہ جوٹھا''۔ ابا جان نے ہاتھ بڑھا کر میرے سے گلاس لیا اور امی کو کہا تمہارے لئے جوٹھا ہوگا میرے لئے تبرک ہے مسیح موعود کی پوتی ہے اور یہ کہہ کر پانی پی لیا۔

قرآن سے محبت

ہم قصر خلافت میں تھے۔ ہمارا گھر اور ہماری بڑی والدہ کا گھر عین ابا جان کے گھر کے نیچے تھے۔ رمضان میں اوپر سے مجھے آواز دیتے میں نے آج اتنے سپارے پڑھے ہیں تم نے کتنے پڑھے ہیں۔ پوچھ کر کہتے جاؤ جمیل سے پوچھ کر آؤ اس نے کتنے سپارے پڑھے ہیں۔

بچوں کی خواہش کا خیال رکھتے

قصر خلافت میں میرے دو رشتے آئے مجھے بلا کر بتایا اور کہا دونوں طرف سے بہت اصرار ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہے تمہاری ماں کو یہاں رشتہ کرنا پسند نہیں آئے گا اگر تم دونوں میں سے کسی پر راضی ہو تو مجھے بتا دو میں تمہاری ماں کو منا لوں گا۔ مَیں نے کہا ابا جان جہاں امی کو پسند نہیں وہاں میں رشتہ نہیں کروں گی۔

بچوں سے پاکیزہ مزاح

قادیان میں مَیں جب چھوٹی تھی تو ام طاہر کے گھر باجی حکمی (امۃ الحکیم مرحومہ) کے پاس چلی جاتی تھی۔ وہ کروشیہ بنایا کرتی تھیں مجھے بھی سیکھنے کا شوق ہوا۔ امی سے کہہ کر کروشیہ اور دھاگا منگوایا۔ اور ان سے چین بنانا سیکھا۔ ایک دن وہ پلنگ پر بیٹھی تھیں اور مَیں دیوار کے ساتھ بچھی سوزنی اور گول تکئے سے ٹیک لگا کر چین بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اتنے میں ابا جان اور امی باتیں کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے اور وہیں کھڑے کھڑے امی کو کوئی تاریخی واقعہ سنانے لگے۔ میں بیٹھی بیٹھی ان کی طرف دیکھ کر سر ہلانے لگی۔ بات ختم کر کے مجھ سے پوچھا کچھ سمجھ آئی میں نے جواب دیا۔ جی۔ کہنے لگے اچھا بتاؤ ابن بطوطہ کون تھے۔ مَیں نے باجی حکمی کی طرف اشارہ کیا کہ بطوطہ یہ ہیں اور ابن کے مطلب مجھے نہیں آتے۔ بہت ہنسے۔ جب باجی حکمی کی شادی ہوئی اور ان کا پہلا بیٹا پیدا ہوا تو مجھے کہنے لگے کہ لو ابن بطوطہ بھی آ گیا۔ کافی عرصہ تک میرے اس لطیفہ پر چھیڑتے تھے اور ہنستے تھے۔

پسندیدہ کھانے

ابا جان کو شام کی چائے پر بھٹی کے بھنے ہوئے دانے اور مکئی کے دانے جو کھلے ہوئے نہ ہوں بہت پسند تھے۔

اسی طرح گوبھی گوشت بہت پسند تھا مگر گاؤٹ کی وجہ سے ٹماٹر، پالک، گوبھی نہیں کھاتے تھے۔ صرف سال میں ایک بار میری نانی سے فرمائش کرتے تھے جو کھانا بہت اچھا پکاتی تھیں۔ گوبھی کا پھول ٹوٹا بھی نہیں تھا اور اندر تک مصالحہ رچا ہوا ہوتا تھا۔

میرے ہوش میں (مطلب ذرا بڑی ہوئی پارٹیشن کے بعد) میری نانی بھی فیصل آباد سے ربوہ آ گئیں۔ تو ابا جان کے ہر سفر کا کھانا نانی پکا کر بھیجا کرتی تھیں۔ سفر میں ابا جان کو کٹ مصالحہ، آلو کا بھرتا اور بھنی ہوئی مونگ یا ماش کی دال (اس وقت مجھے دالوں کی پہچان نہیں تھی) اور پراٹھے بہت پسند تھے۔ بعض وقت دال کی جگہ انڈوں کا خاگینہ ہوتا تھا۔ بعض لوگ خاگینہ بہت باریک بنا دیتے ہیں وہ سخت ناپسند تھا۔ پھینٹے ہوئے انڈے نہ ہوں اسی طرح توڑ کر ڈالے ہوں اور موٹے موٹے ٹکڑے ہوں وہ پسند کرتے تھے۔

بے تکلفانہ گفتگو

میری شادی کے بعد ابا جان جابہ گئے تو ہم لوگ بھی گئے حضرت میاں بشیر احمد صاحب بھی بعد میں آ گئے۔ ویسے ابا جان کو پنجابی بولنا سخت ناپسند تھا بچوں کو بھی روکتے تھے لیکن دونوں بھائی آپس میں پنجابی بولتے تھے۔ ظہر کی نماز کے بعد دونوں بھائی کھانے کی میز پر بیٹھتے تھے تو عصر کی نماز کے لئے جب پہریدار آوازیں دینے لگتا تھا اٹھتے تھے۔ مختلف واقعات باتیں غرض ہر موضوع پر گفتگو ہوتی تھی۔ میری اور محمود کی ڈیوٹی تھی کہ کھانا کھلانا ہر چیز کا خیال رکھنا۔ ابا جان کے دائیں ہاتھ پر میں ہوتی سائڈ پر محمود اور ابا جان کے سامنے عموں صاحب (حضرت میاں بشیر احمد صاحب) ایک دن باتیں ہو رہی تھیں کسی فیملی کی (وہ سب بھائی فورسز میں تھے غیر از جماعت)۔ عموں صاحب نے جوش میں کہا ''حضور پنج بھائی نے'' ابا جان نے اس سے زیادہ جوش سے کہا ''میاں بشیر ہورپنجوں پٹھان'' میں نے اور محمود نے ہنسی بہت مشکل سے روکی (مطلب تھا پانچوں آرمی میں ہیں)۔

اسی طرح جابہ میں تھے۔ اس سے قریب ہی ایک جگہ ''سوڈی'' ہے اور ایک جگہ نوشہرہ ہے (وہ مشہور نوشہرہ نہیں) ابا جان صحن میں ٹہل رہے تھے بھائی مسعود (نواب مسعود احمد خان) بھی آ گئے دونوں کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے کون سی جگہ اونچی ہے دونوں میں اختلاف تھا۔ ایک دم بھائی مسعود جوش میں کہنے لگے حضور ''سوڈا'' اونچا ہے۔ ابا جان اس سے بھی زیادہ جوش میں بولے نہیں ''نوشہری'' اونچا ہے۔ دونوں اپنے جوش میں غلط نام لے رہے تھے۔

جب میری شادی نہیں ہوئی تھی تو ابا جان نے کچھ مکان بنوائے تھے ابھی پورے بچوں کے نہیں بنے تھے۔ جو انہوں نے بچوں کو رہنے کے لئے دئے تھے ایک دن مجھے کہا کہ مَیں فلاں مکان تمہیں دینا چاہتا ہوں۔ اس میں کسی کی رہائش تھی۔ امی نے کہا بے شک اس سے چھوٹا مکان بنا دیں۔ میں نہیں چاہتی کہ دلوں میں دراڑ پڑے۔ ابا جان نے کہا کہ فلاں وجہ سے میں ایسا کرنا چاہتا ہوں۔ امی پھر بھی نہیں مانیں تو مجھے کہا تم دیکھ کر تو آؤ (حالانکہ میں نے دیکھا ہوا تھا) ملنے کے بہانے امی اور میں گئے واپس آ کر مَیں نے کہا ابا جان اس کے سب کمروں کے دروازے برآمدہ میں کھلتے ہیں اور میں بہت ڈرپوک ہوں۔ گھر میں صرف ایک اینٹرنس کا دروازہ ہو یا زیادہ سے زیادہ دو۔ ہنسے اور کہنے لگے یہ کیا بات ہوئی۔ جب ہم مری گئے ان دنوں ایک سخت فتنہ شروع ہو چکا تھا۔ ہم خیبر لاج میں ٹھہرے بہت بڑی کوٹھی تھی۔ تینوں منزلوں میں اس قدر اندر داخل ہونے کے راستے تھے کہ حفاظت مشکل ہو گئی۔ ایک دن میرے سامنے کسی کو کہنے لگے کہ اب مجھے متین کی بات سمجھ آئی ہے کہ صرف اینٹرنس کا ایک دروازہ ہونا چاہئے۔

مکرم ہومیوڈاکٹرنذیراحمدمظہرصاحب

برائلر مرغی کے گوشت اور انڈوں کے جسم پر اثرات

مرغی کے گوشت اور انڈوں کے کھانے سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ یہ مرغی قدرتی غذاءاور قدرتی ماحول میں پلی ہو۔

☆ برائلر مرغیوں کوایسی خوراکیں اور دوائیاں کھلائی جاتی ہیں جو اِن کو جلد موٹا کر دیتی ہیں، یہ خوراک بدبُو اور تعفّن سے بھرپور ہوتی ہے،اِن غلاظتوں کو کھا کر پلنے والی مرغیاں پانچ چھ ہفتوں سے بڑی ہو جائیں تو کھڑی نہیں ہوسکتیں اور تب یہ جوڑوں کے مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور ان کی ٹانگیں ٹوٹ بھی جاتی ہیں اور ہارٹ اٹیک وغیرہ سے مرجاتی ہیں۔

☆ جس طرح برائلر کو کھڑے کھڑے اچانک ہارٹ اٹیک ہوتا ہے بعینہٖ اس کے بکثرت کھانے والوں کو ہوسکتا ہے۔اسی طرح جوڑوں کے امراض جو برائلر کو ہوتے ہیں وہ بھی انسانوں کولاحق ہوسکتے ہیں۔

☆ سویڈن کی ایک فارمنگ یونیورسٹی کی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ گوشت کیلئے تیار مرغیوں میں سے صرف % 33 صحت مند تھیں، برائلر مرغیاں بہت سُست اور کاہل ہوتی ہیں اور بیماری اور سُستی و کاہلی کھانے والے میں منتقل کرنے کا موجب بنتی ہیں۔

Goe Medical College کی تحقیق کے مطابق برائلر مرغیوں کو لگنے والے سٹیرائیڈ انجکشن عورتوں میں بریسٹ کینسر کا موجب بن سکتے ہیں۔ برائلر مرغیوں کے گوشت اور انڈوں کا زیادہ استعمال انسانی جسم میں ہارمونز کے توازن کو بگاڑنے کا موجب بنتا ہے۔

☆ ڈاکٹرز عموماً ریڈ میٹ سے کولیسٹرول کی زیادتی اور دیگر وجوہ کی بناء پر منع کرتے ہیں مگر برائلر کے نقصانات بھی کچھ کم نہیں، برائلر مرغی اور فارمی انڈوں کو جہاں تک ہوسکے کم کھانا چاہئے۔

☆ برائلر مرغیوں کی پرورش میں استعمال ہونے والے آرسینک کوکینسر کا باعث بننے والا محرک تسلیم کیا جاتا ہے اور بہت سے ماہرین کہتے ہیں اس کی کسی بھی مقدار کو محفوظ نہیں سمجھا جاسکتا ہے، آرسینک زندگی کے لئے بہت سی دوسری خطرناک بیماریوں کو پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ جیسا کہ دل کی بیماریاں، ذیابیطس اور ذہنی و دماغی کاموں میں کمزوری۔امریکہ میں Tyson Foods کمپنی نے اپنی مرغیوں کی پرورش میں آرسینک کا استعمال ختم کر دیا ہے جبکہ دیگر کئی کمپنیاں ابھی تک آرسینک استعمال کرتی ہیں ایسی مرغی جس کا علاج آرسینک سے کیا گیا ہو اس کی کھال کو اُتار دینے سے آرسینک کے لیول کو کافی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔

☆ برائلر مرغیوں کو کھلائی جانے والی خوراک میں ایک جزو 3-Nitro یا Roxersone ہوتا ہے،اس کو مرغیوں کی Coccidiosis بیماری کنٹرول کرنے ، مرغیوں کا زیادہ تیزی سے وزن بڑھانے اور بہتری کیلئے استعمال کیا جاتا ہے،اس دوائی میں آرسینک بھی پایا جاتا ہے، یہ مرغی کے جگر میں جمع ہوجاتا ہے۔Roxersone کا استعمال حالیہ سالوں میں امریکہ میں چھوڑ دیا گیا ہے، مگر کینیڈا، میکسیکو، ملائشیاء، آسٹریلیا اور پاکستان وغیرہ میں Roxersone ابھی بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ آج کل مارکیٹ میں فری رینج مرغی کا گوشت اور انڈے نسبتاً مہنگے داموں دستیاب ہیں جو کافی بہتر ہیں، مگر عموماً ان کو بھی خطرناک خوراک اور دوائیاں دی جاتی ہیں اور ان کا استعمال بھی مضرصحت ہوتا ہے۔

برائلر مرغی اور فارمی انڈوں سے پیدا شدہ ممکنہ مسائل کا حل

☆ Campylobacter بیماری پیدا کرنے والا ایک جرثومہ ہے جو کہ انسانوں میں مرغی کا آلودہ گوشت کھانے سے منتقل ہوتا ہے یہ جرثومہ انسانوں میں فوڈ پوائزننگ (غذائی زہر) پیدا کرنے والے ذرائع میں سے ایک عام ذریعہ ہے۔اس جراثیم کو مارنے کے لئے زیادہ درجہ حرارت درکار ہوتا ہے۔ لہٰذا خوب پکا کر گوشت کھانا چاہئے اور کچے پکے کباب کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ جراثیم Guillain-Barre Syndrome کا باعث بنتا ہے جو ایک ایسی بیماری ہے جس کے نتیجے میں فالج ہوسکتا ہے۔

☆ برائلر مرغی اور فارمی انڈے بلاشبہ دور جدید کی مفید ایجاد ہیں، ان کو غذائی قلت کا شکار پسماندہ ممالک اور قحط زدہ علاقوں کے لوگ بامر مجبوری کھا کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں مگر چاہئے کہ آرسینک اور دیگر مضرصحت عناصر ایسی مرغیوں کی پرورش میں استعمال نہ ہوئے ہوں۔

☆ برائلر کے استعمال کے نتیجہ میں کئی عوارض پیدا ہو جائیں تو بعض ادویات، بالخصوص ہومیو پیتھک ادویات کے استعمال سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، نیز ورزش اور سیر کو معمول بنانا بھی مفید ہے اور صرف برائلر پکانے کی بجائے سبزیوں میں کم مقدار میں ملا کر پکانا بہتر ہے۔

☆ اگر قدرتی ماحول اور قدرتی خوراک سے خود مرغیاں پال سکیں تو بہتر ہے ورنہ سبزیاں، دالیں، مچھلی اور پھل فروٹ بہتر متبادل ہیں کیونکہ گندے بدبُو دار ماحول اور غلیظ خوراک کھا کر پلنے والی مرغیاں اور ایسی فارمی مرغیوں کے انڈوں سے بہت سے عوارض لاحق ہوسکتے ہیں، لہٰذا ایسے گوشت اور انڈوں سے بچنا خود کو امراض سے بچانے کے مترادف ہے۔

تبصرہ

کلام ظفر (تیسرا ایڈیشن)

مجموعہ کلام: محترم مولانا ظفرمحمد ظفر صاحب
ترتیب و تحقیق: مکرم آصف احمد ظفر صاحب
ناشر: مکرم طاہر احمد ظفر صاحب (جرمنی)
ضخامت: 382 صفحات
رابطہ: asifbaloch786@gmail.com

جماعت کے دیرینہ خادم، سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ اور عربی اردو اور فارسی کے قادرالکلام شاعر محترم مولانا ظفرمحمد ظفر صاحب 9/اپریل 1908ء کو بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازیخان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی رفیق حضرت مسیح موعود زمیندار تھے۔محترم مولانا صاحب اردو کے اعلیٰ پائے کے خوش گوشاعر تھے۔ان کو عربی اور فارسی نظم لکھنے کا بھی ملکہ عطا ہوا تھا۔آپ عربی فارسی اور اردو کے فاضل تھے اور سب میں برابر دسترس تھی۔ مدرسہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہو کر سلسلہ کی خدمت میں ساری زندگی مستعد رہے۔آپ کا زیادہ تر لگاؤ قرآن کریم سے تھا۔قرآن کریم کے حوالے سے متعدد مضامین الفضل اور دیگر جماعتی رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہے۔ قرآن کریم کی تفسیر میں آپ کو بڑا کمال حاصل تھا۔علم عروض میں بھی آپ مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی شاعری میں شریعت کے محاسن، حمد باری تعالیٰ، قرآن کریم کی مدح، دعوت الی اللہ اور اخلاق حسنہ کی جھلک ملتی ہے۔

آپ کی نظموں کے مجموعہ کلام کا پہلا ایڈیشن کلام ظفر آپ کی زندگی میں 1980ء میں شائع ہوا تھا جو ادب شناس احباب میں بہت مقبول ہوا۔اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع) نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ مجموعہ کلام علم و فضل کا ایک مرقع اور ایک خوشنما پھولوں کا گلدستہ ہے جسے آپ کے خلوص اور ایمان نے ایک عجیب تازگی اور مہک عطا کر دی ہے۔ حضرت شیخ محمد احمد مظہر نے لکھا تھا کہ ان کا اسلوب کلام سلاست اور روانی، محاورہ اور بندش کی خوبی اور فن شاعری کے لحاظ سے ایک قابل قدر تصنیف ہے۔اس کلام کا دوسرا ایڈیشن 2010ء میں شائع ہوا۔ پہلے دونوں ایڈیشنز کی اشاعت محترم مولانا صاحب کے بیٹے مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی کاوشوں کا نتیجہ تھی اور حال ہی میں منظر عام پر آنے والا اس مجموعہ کا تیسرا ایڈیشن اپنی خوبصورت طباعت اور مضبوط جلد کے ساتھ ہمارے ہاتھوں میں ہے۔اس میں محترم مولانا صاحب کے بارے خلفاء سلسلہ اور چند بزرگان کی آراء اور ذکر خیر کو شامل کیا گیا ہے اور بعض اعلیٰ اہل علم شخصیات کا بھی ذکر ہے جن کا مولانا صاحب سے علم و ادب اور شاعری کے حوالہ سے گہرا تعلق رہا ہے۔محترم مولانا صاحب کے پوتے مکرم آصف احمد ظفر صاحب نے الفضل اور دیگر جماعتی رسائل سے ایسا کلام تلاش کیا ہے جو اس سے قبل کلام ظفر میں شامل نہیں ہوا تھا اور کچھ نظموں کو مکمل کیا ہے۔

محترم مولانا صاحب کی منظومات کے موضوعات میں خدا تعالیٰ، نعت رسول مقبول ﷺ، در مدح قرآن کریم، خلفاء سلسلہ اور بعض دینی امور قابل ذکر ہیں۔ کتاب ہذا میں آپ کے کلام کے چند ابتدائی نمونے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ اسی طرح فارسی کلام، عربی کلام اور اس کا اردو ترجمہ شامل کر کے کتاب کی شان میں اضافہ کیا گیا ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے کلام ظفر میں سے چند منتخب اشعار پیش ہیں۔ ؎

وہ پاک ہستی وہ ذات والا
عدم سے جس نے ہمیں نکالا
حقیر ہم، وہ بزرگ و بالا
ذلیل ہم، وہ اجل و اعلیٰ
ادب کے لائق ہے ذات اس کی
ہے نام اس کا خدا تعالیٰ

....

سوچتا ہوں کہ تجھے یاد کروں یا نہ کروں
دل ترے پیار سے آباد کروں یا نہ کروں
یاد میں اس کی جو شیریں سے بھی شیریں ہے ظفر
زندہ پھر قصۂ فرہاد کروں یا نہ کروں

....

آؤ درود پڑھ کے کریں اس نبی کی بات
ہے جس کی ذات باعث تخلیق کائنات

....

قرآن پاک جہان میں تو وہ بے مثال کتاب ہے
جو کمال حسن و جمال میں فقط آپ اپنا جواب ہے

....

اس چودھویں کے چاند سے اے چودھویں کے چاند
نسبت تجھے ضرور ہے لیکن ہے دور کی

....

آنکھیں ہیں اشکبار تو لب پر درود ہے
عشاق تیرے لے کے یہ نذرانے آگئے

....

ظفر گر ہوں حقیقت بیں نگاہیں
بہاریں ہی بہاریں ہیں خزاں میں

محترم مولانا صاحب بزرگ عالم دین، دینی سکالر اور خدا رسیدہ انسان تھے۔آپ کے کلام میں مقصدیت اور احباب کی تعلیم و تربیت کے متعدد امور اور خزانے پوشیدہ تھے۔ان کے کلام کا مطالعہ اور اس میں موجود علمی اور عملی نکات سے فائدہ اٹھانا ہم سب کا کام ہے۔ خاص طور پر نوجوانوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اس کتاب کی اشاعت پر انتظامیہ مبارکباد کی مستحق ہے۔

(ایف شمس)

محترم محمود احمد شاہد صاحب کا ذکر خیر

محترم عطاء المجیب راشد صاحب لندن

مکرم محمود احمد شاہد صاحب سے میرا تعلق بہت پرانا تھا۔ جب آپ جامعہ میں تعلیم کے لئے ربوہ آئے تو اسی وقت آپ سے تعارف و تعلق پیدا ہوا جو دن بدن استوار ہوتا چلا گیا۔ جن دنوں میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے طور پر خدمت سرانجام دے رہا تھا ان دنوں آپ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی مجلس کے قائد تھے۔ واقفین زندگی طلبہ کی وجہ سے اور پھر آپ کے اخلاص وفدائیت کی وجہ سے ہوسٹل کی قیادت ربوہ کی قیادتوں میں سب سے آگے تھی۔ آپ ذاتی طور پر خدمت کے میدان میں بہت فعال تھے اور یہی جذبہ آپ نے باقی خدام میں بھی راسخ کیا۔ خود دن رات خدمت کرتے اور اپنے نیک نمونہ سے دوسروں کو بھی نیکیوں کے میدانوں میں تیز تر کرتے رہتے تھے۔

2004ء میں خاکسار کو پہلی بار آسٹریلیا جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ سفر ایسا شاندار اور بھرپور ثابت ہوا کہ اس کی یادیں میں کبھی بھلا نہیں سکتا۔ اس دورہ کی تقریب اس طرح پیدا ہوئی کہ مکرم محمود احمد شاہد صاحب نے خود مجھ سے ذکر کیا کہ میں نے خوب غور وفکر اور دعاؤں کے بعد حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے دورہ پر بھجوایا جائے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کی منظوری عطا فرمائی اور اس عاجز نے جماعت آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ میں مرکزی نمائندہ کے طور پر شرکت کی سعادت پائی۔ جلسہ سالانہ کے تین دن بہت مصروفیت میں گزرے۔ جلسہ کے بعد آسٹریلیا کی مختلف جماعتوں، سڈنی، میلبورن، ایڈیلیڈ، برزبین اور کیمبرا جانے کا موقع ملا۔ ان کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں۔

اس سارے عرصہ قیام میں میں نے اس بات کو بہت نمایاں طور پر محسوس کیا کہ آپ کو جماعت کے سب احباب سے نہ صرف فرداً فرداً واقفیت تھی بلکہ آپ سب کے ساتھ بہت محبت کرنے والے تھے۔ یہ بات بھی بہت واضح طور پر میں نے مشاہدہ کی کہ احباب جماعت کو بھی اپنے امیر سے بہت پیار تھا۔ وہ ان کا بے حد احترام کرتے اور ان کی ہدایات پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ جماعتوں کے دورہ پر جانے سے قبل وہ مجھے بہت احسن رنگ میں بتا دیا کرتے تھے کہ اس جماعت کو کن باتوں کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ یہ بات میرے لئے بہت مفید ثابت ہوتی اور جماعتوں کو بھی ان کی ضرورت کے عین مطابق نصیحت کرنے کی سعادت مل جاتی جس پر محمود صاحب بھی بہت خوش ہوتے تھے۔

چار ہفتوں کے اس قیام کے دوران انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور ان کی بہت ساری خوبیوں کا بچشم خود مشاہدہ کرنے کی صورت بنی۔ اس عرصہ میں روزانہ کا یہ معمول تھا کہ نماز فجر کی بیت الذکر میں ادائیگی کے بعد ہم دونوں قریباً ایک ڈیڑھ میل کی سیر کو جاتے۔ سیر کے دوران مختلف جماعتی امور پر مفید بات چیت ہوتی۔ اکثر خلفائے عظام کی محبت بھری یادوں کا تذکرہ ہماری زبانوں پر ہوتا۔ علاوہ ازیں جماعت کی اصلاح اور ترقی، احباب جماعت کی جماعتی کاموں میں شمولیت اور وابستگی بڑھانے کی باتیں ہوتی رہتیں۔ مجھے یاد ہے کہ آپ بڑے درد اور فکر مندی سے اس بات کا ذکر کرتے تھے کہ ابھی جماعت میں بہت کمزوریاں ہیں جن کی اصلاح ہونے والی ہے۔

میں نے اس بات کو بھی خوب محسوس کیا کہ آپ جماعت کے لئے ایک درد بھرا دل رکھنے والے، بہت گہری نظر رکھنے والے اور ایک دور اندیش خادم سلسلہ تھے۔ جماعت کی ترقی اور اصلاح کے لئے دعائیں بھی کرتے اور ضروری تدابیر بھی۔ ہر ایک سے بہت خوش اخلاقی سے پیش آتے، ان کی مشکلات اور ضروریات کو توجہ اور ہمدردی سے سنتے۔ ان کی راہنمائی اور مدد کرتے۔ اگر کوئی بات قابل اصلاح دیکھتے تو بہت حکمت اور محبت سے اس کی نشاندہی کرتے۔ احباب جماعت بھی آپ پر پورا اعتماد کرتے ہوئے ان سے دل کی باتیں خوب کھل کر بیان کر دیتے اور ان کی نصائح سے استفادہ کرتے۔ آپ ایک درویش منش دعا گو بزرگ وجود تھے۔ احمدیت، خلافت اور خلفائے احمدیت اور احباب جماعت کے لئے اٹھتے بیٹھتے ہمیشہ مصروفِ دعا رہتے۔ حلقہ احباب بھی خوب وسیع تھا۔ طبیعت میں بے انتہا سادگی، خاکساری، اور بے تکلفی پائی جاتی تھی۔ گفتگو کا انداز بھی بہت پرلطف تھا۔ پرانے واقعات اپنے مخصوص انداز میں بیان کرتے تو مجلس بہت خوشگوار ہو جاتی۔

آپ کی ایک نمایاں صفت مہمان نوازی کی تھی۔ میرا قیام آپ کی رہائش گاہ سے منسلک مہمان خانہ کے کمرہ میں تھا۔ تینوں وقت ہم کھانا اکٹھے کھاتے۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتے کہ میری ضرورت اور پسند کی چیز میز پر موجود ہو۔ انہیں شوگر کی شکایت ایک عرصہ سے تھی۔ میرے جاتے ہی انہیں معلوم ہو گیا کہ مجھے بھی یہ عارضہ ہے۔ لہٰذا شوگر کے مناسبِ حال خوراک کا خاص خیال رکھتے تھے۔ جب کبھی کسی جگہ دعوت ہوتی یا جماعتی نظام کے تحت اکٹھے کھانے کی صورت ہوتی تو وہ پہلے سے ہی منتظمین کو اس بارہ میں بتا دیتے۔ چنانچہ ہر ایسی مجلس میں کھانے کے آخر میں دو ڈش الگ الگ آتے۔ ایک بڑا جو سب احباب کے لئے ہوتا اور ایک چھوٹا جو ہم دونوں کے لئے ہوتا۔ اس پر بطور خاص یہ چٹ لگی ہوتی تھی کہ یہ امیر صاحب اور اس خاکسار کے لئے ہے!

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آج ان کی یاد میں یہ مختصر نوٹ لکھتے ہوئے ایک شعر ارتجالاً زبان پر آ گیا ہے۔ اسی کے ساتھ اس مضمون کو مکمل کرتا ہوں۔

نام تھا محمود اس کا، کام بھی محمود
یاں رہا محمود وہ اور واں بھی ہو محمود

میری پیاری بہن عطیة المنان صاحبہ

مکرم نوید احمد منگلا صاحب مربی سلسلہ

دن ڈھلے گاؤں کی ایک بیٹھک پر جہاں بہت سارے لوگ بیٹھے تھے میرے والد محترم اور ایک غیر از جماعت میں بحث جاری تھی۔ والد صاحب نے ان کے سامنے صداقت حضرت مسیح موعود کی بہت ساری دلیلیں رکھیں یہ بحث جاری تھی کہ یکدم فضل الٰہی نام کے اس شخص نے تعلّی کی اور کہا اگر مرزا صاحب سچے ہوتے تو تم جو تیرہ سال سے اولاد کی نعمت سے محروم ہو، صاحب اولاد ہو جاتے یہ سن کر والد صاحب کہتے ہیں کہ میں وہاں سے چلا آیا اور گھر کی بجائے سیدھا بیت الذکر چلا گیا اور وہاں خدا کے حضور گڑگڑایا اور دعا کی۔ کہتے ہیں اس وقت جو لذت اور سرور مجھے نصیب ہوا پھر عمر بھر وہ لذت اور سرور ڈھونڈتا رہا اسی دعا کے نتیجے میں چودہ سال بعد ان کے ہاں اولاد ہوئی اور پہلی بیٹی سے اللہ تعالیٰ نے نوازا پھر دوسری بیٹی عطا ہوئیں جن کا نام عطیة المنان تھا جن کے متعلق آج کا یہ مضمون ہے اور بعد ان کے میری پیدائش ہوئی اور وہ شخص جس نے اولاد کی محرومی کا طعنہ دیا تھا خود اولاد سے محروم ہو گیا۔ لیکن میرے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چودہ سال بعد اولاد کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔

میری بہن عطیة المنان اپنے والدین کی انتہائی اطاعت گزار بیٹی تھیں۔ ان کی شادی ہمارے پھوپھوزاد سے ہوئی اور وہ ہمارے ہمسائے میں رہتے تھے جس کی وجہ سے ان کو والدین کی خدمت کی خوب توفیق ملی۔ اپنے گھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر اپنے والدین کے گھر آ کر یہاں بھی سارے کام کرتیں۔ کبھی تھکن کے آثار اپنے چہرے پر نہیں آنے دیئے۔ خدمت دین کا جذبہ اس قدر تھا کہ ہر اجلاس ہر مجلس میں شامل ہوتیں بعض اوقات اپنے گھر پر یہ اجلاسات منعقد کرواتیں، چندے باقاعدگی سے ادا کرتیں ہر جمعہ کے روز بیت الذکر جا کر صفائی کرتیں اسی طرح جماعتی مہمانوں کے کھانے وغیرہ کی خدمت کے لئے جب بھی بلایا جاتا اپنے کام کاج چھوڑ کر حاضر ہو جاتیں۔ ہمیشہ دین کے کاموں کو اپنی مصروفیات پر غالب رکھتیں۔ انتہائی سادہ اور پردہ دار خاتون تھیں۔ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کی خدمت کے لئے جہاں بھی ضرورت پڑتی حاضر ہو جاتیں کوئی مریض ہوتا تو ساتھ جاتیں کوئی اور خدمت ہوتی تو ہاتھ بٹاتیں۔ خلیفہ وقت کے ساتھ ایک مضبوط تعلق تھا انہیں باقاعدگی سے خط لکھواتیں خطبات باقاعدگی سے سنتیں اسی طرح جماعی غیرت کوٹ کوٹ کر بھری تھی اگر کوئی عورت جماعت کے خلاف کوئی بات کرتی تو اسے بڑی محبت سے سمجھاتیں اور انتہائی سادہ مگر مضبوط دلائل کے ساتھ جماعت کی حقیقت ان پر واضح کرتیں۔ انتہائی نرم دل اور غریب پرور خاتون تھیں جب بھی کوئی ضرورت مند آتا اس کی مدد کرتیں۔ آپ کی شادی کو دس سال ہو گئے تھے۔ مگر اولاد کی نعمت سے محروم تھیں لیکن یہ تمام عرصہ انتہائی صبر اور حوصلہ سے گزارا۔ کبھی اس بارہ میں کسی سے کوئی شکوہ نہیں کیا ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی تھیں اور اس یقین پر قائم تھیں کہ اللہ تعالیٰ ضرور اولاد کی نعمت سے سرفراز فرمائے گا۔ پیارے آقا کو ہمیشہ دعا کے لئے لکھتی رہیں۔ انہی دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے دس سال بعد اولاد کی نعمت سے سرفراز کیا اور بیٹا عطا ہوا پیارے آقا نے اس کا نام ہادی احمد عطا فرمایا اور اسے وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے بیٹے کی خوشی دکھائی اس پر بہت خوش تھیں۔ آپریشن سے اگلی رات تین بجے کے قریب آپ کو برین ہیمبرج ہوا اور باوجود تمام تدابیر کے اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ آپ موصیہ تھیں جب وصیت کی تو ساتھ اور رشتہ داروں نے بھی وصیت کی لیکن سب سے پہلے منظور ہوئی تو کہنے لگیں ہو سکتا ہے میرا اللہ کے پاس جانے کا نمبر بھی آپ سے پہلے ہو۔

آپ کی وفات پر پیارے آقا نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

میری وہ پیاری بہن جو ہمیشہ ہنستی اور ہنساتی رہتی تھیں اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بہت بلند فرمائے اور آپ کے بیٹے کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

مکرم مولوی عبداللطیف پریمی صاحب مربی سلسلہ کی وفات

مکرم محمد محمود طاہر صاحب تحریر کرتے ہیں۔ سلسلہ کے قدیمی خادم اور مربی سلسلہ غانا و تحریک جدید محترم مولوی عبداللطیف پریمی صاحب مورخہ یکم اپریل 2015ء کو بعمر 88 سال نیویارک امریکہ میں وفات پا گئے۔ مورخہ 3/اپریل 2015ء کو آپ کی نماز جنازہ بیت الظفر نیویارک میں مکرم احمد مبارک صاحب نے پڑھائی اور قطعہ موصیان نیویارک میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ 24 جون 1927ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مکرم چوہدری بدرالدین صاحب تھا۔ آپ نے 1946ء میں جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا اور یکم مئی 1952ء کو بطور مربی میدان عمل میں آئے۔ آپ کی تقرری غانا مغربی افریقہ میں ہوئی جہاں آپ 1952ء تا 1956ء اور پھر 1959ء تا 1970ء خدمات بجالاتے رہے۔ مرکز میں آپ کو تحریک جدید کے مختلف دفاتر وکالت دیوان، وکالت مال، وکالت مال ثانی، وکالت زراعت اور وکالت تبشیر میں خدمت کی توفیق ملی۔ 1987ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد بھی 1997ء تک خدمت کا موقع ملا اور 1997ء تک وکالت تبشیر میں خدمت کرتے رہے۔ 2004ء سے آپ نیویارک میں مقیم تھے۔ چند سال قبل حرمین شریفین کی زیارت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ 1958ء میں آپ کی شادی مکرمہ سعیدہ خانم صاحبہ بنت مکرم قاضی محمد نذیر صاحب آف راولپنڈی سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

مکرم محمد رفیق صاحب کینیڈا، مکرم محمد نصیب صاحب امریکہ، مکرم شعیب احمد صاحب آسٹریلیا، مکرم خرم لطیف صاحب جرمنی، مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم لئیق احمد کھوکھر صاحب امریکہ، مکرمہ ثمرہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم امجد محمود صاحب حال مقیم ملائیشیا، مکرمہ فوزیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد صاحب امریکہ اور مکرمہ امۃ الاعلیٰ منور صاحبہ آسٹریلیا۔ سب بچے اللہ کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔ آپ خاموش خدمت کرنے والے تھے۔ جب سے امریکہ میں مقیم تھے۔ آپ اپنی پنشن کا اکثر حصہ ماہانہ باقاعدگی سے سیدنا بلال فنڈ میں دے دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

WARDA فیبرکس
تبدیلی آنکھیں رہی تبدیلی آگئی ہے لان ھی لان
کرینکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیس
400/450 750/- 950/-
0333-6711362 جیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

انٹارکٹیکا کا پگھلنا انسانی زندگی کیلئے خطرہ

دنیا کا ساتواں براعظم دراصل پانی کا وہ عظیم ذخیرہ ہے، جو صدیوں سے برف کی شکل میں موجود ہے۔ ایک اندازے کے مطابق انٹارکٹیکا میں سالانہ 160 ارب ٹن برف پگھل کر سمندر میں بہتی ہے۔

یورپ کے کرایوسیٹ سپیس کرافٹ ریڈار کے مطابق دنیا کا درجہ حرارت بڑھنے سے انٹارکٹیکا کی برف پگھلنے کی رفتار ماضی کے مقابلے میں دگنی ہوگئی ہے، جس کے باعث سمندر کی سطح 0.43 ملی میٹر بلند ہونے کا خدشہ ہے۔

یورپی خلائی ایجنسی نے 2010ء میں کرایو سیٹ خلا میں بھیجا تھا تاکہ قطب شمالی اور جنوبی میں ہونے والی تبدیلیوں کا مشاہدہ کیا جاسکے۔ اس مقصد کے لئے اس میں جدید ریڈار نصب کئے گئے تھے۔ اس تجزیے میں 2010ء سے 2013ء تک کی پیمائش اور 2005ء سے 2010ء تک مختلف سیٹلائٹس سے لی جانے والی معلومات سے مدد لی گئی۔

برف کی چادر کی کیت برف باری کے دوران بڑھ جاتی ہے اور پگھلتے وقت کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ برف کی چادر کی سطح پر ہونے والی تبدیلی معلوم کرنے کے لئے آلٹی میٹر (بلندی ناپنے کا آلہ) استعمال ہوتا ہے، جس سے با سانی برف پگھلنے کی رفتار معلوم کی جاسکتی ہے۔ اس تجزیے کو بگ ڈیل کا نام دے کر براعظم انٹارکٹیکا کو تین حصوں مغربی انٹارکٹیکا، مشرقی انٹارکٹیکا اور جزیرہ نما انٹارکٹیکا میں تقسیم کیا گیا ہے۔

تجزیے کے مطابق ان تینوں حصوں کی برف پگھل رہی ہے۔ اور برف کی چادر میں اوسطاً سالانہ 2 سینٹی میٹر کی کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس طرح مغربی انٹارکٹیکا میں سالانہ 134 ارب ٹن، مشرقی انٹارکٹیکا میں تین ارب ٹن اور جزیرہ نما انٹارکٹیکا میں 23 ارب ٹن برف میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ تازہ تجزیے میں یہ بات سامنے آئی کہ مشرقی انٹارکٹیکا میں برف پگھلنے کی رفتار کم ہے البتہ مغربی انٹارکٹیکا پر برف تیزی سے پگھل رہی ہے۔ مغربی انٹارکٹیکا میں (Amundsen Sea Embayment) نامی علاقے میں واقع چھ بڑے گلیشیر زتیزی سے پگھل رہے ہیں جس کی وجہ گرم سمندری پانی کا ان سے ٹکرانا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے باعث تیز ہوائیں گرم سمندری پانی کو مغربی انٹارکٹیکا کی جانب دھکیل رہی ہیں۔

(دنیا میگزین 22 فروری 2015ء)

ربوہ میں پہلی مرتبہ، تمام برانڈ کی لان
الکرم، گل احمد، ثناء سفی ناز، عاصم جوفہ، کریسنٹ، کھڈی جوبلی، نشاط، H.S.Y پرنٹ ڈیزائنر لان
نیوز اہد کلاتھ اینڈ بوتیک
رابطہ نمبر: 0333-9793375

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً۔ فرنیچر، کراکری، A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
فون: 047-6212633
0321-4710021, 0337-6207895

بقیہ از صفحہ 1 وفات مکرمہ صاحبزادی امۃ الرفیق صاحبہ

آپ کی اولاد میں دو بیٹے مکرم سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب (واقف زندگی) فضل عمر ہسپتال ربوہ، مکرم سید خضر پاشا صاحب مقیم دبئی اور ایک بیٹی مکرمہ سیدہ فرحانہ پاشا صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب (واقف زندگی) ہیں۔

آپ کو لمبا عرصہ بحیثیت نائب صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ بہت دعا گو صاحب رؤیا و کشوف، مہمان نواز، متوکل، زندہ دل، غریب پرور اور مطالعہ کا شوق رکھنے والی خاتون تھیں غرباء کی امداد چھپ کر کرتی تھیں۔

7 مئی کو صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے لان میں صبح 10 بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی کروائی۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے، غریق رحمت فرمائے اور اپنی قربت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکان برائے فروخت
چھ مرلے پر محیط، دومنزلہ مکان نصرت جہاں سکول اور مدرسۃ الحفظ کے عین عقب میں واقع مکان نمبر 35 شکور پارک ربوہ
رابطہ: 0332-7052773, 0336-7057657

سرجیکل آؤٹ ڈور
ڈاکٹر ولی محمد ساغر ریٹائرڈ پروفیسر آف سرجری
ہر اتوار صبح 10 بجے تا 12 بجے
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
0315-6705199, 047-6213944

رحمت لیدر سٹور
اٹیچی، بریف کیس، سفری بیگ، ٹرالی بیگ، سکول بیگ، لیڈیز پرس، لیڈیز ہینڈ بیگ
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
شاہد مشتر رند ھاوا: 03467262110

ربوہ کی ہنستی مسکراتی پرکیف داستان
بزرگوں کی کہانیاں
قریہ جاوداں
دلچسپ یادوں کا مجموعہ
شہرت یافتہ مصنف داؤد طاہر کے قلم سے
رابطہ: 0423-6683143

ربوہ میں طلوع وغروب 9 مئی

طلوع فجر	3:44
طلوع آفتاب	5:14
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:56

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 مئی 2015ء

6:00 am	سنگاپور میں استقبالیہ تقریب
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اپریل 2015ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 30۔اگست 2013ء
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2015ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

SANA & SAFINAZ, NISHAT، گل احمد، فردوس، Warda Print، اتحاد، لاکھانی، CHARIZMA
NATION, MARJAN کے علاوہ
نارمل لان پرنٹ سوس کڑھائی اور اور بجنل بوتیک کے علاوہ اچھی مردانہ ورائٹی میں سادہ اور کڑھائی والے آرٹیکلز کیلئے تشریف لائیں
ریلوے روڈ ربوہ
صاحب جی فیبرکس پاکستان
0092-476212310 www.Sahibjee.com

فیوچر ریس سکول
نرسری تا ہشتم داخلے جاری ہیں
کمپیوٹر کے لئے ٹرینڈ مرد کی ضرورت ہے۔
نیز آیا کی بھی ضرورت ہے۔
برائے رابطہ 0332-7057097, 0476-213194

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165